پاپائی کونسل برائے بین المذاہب مکالمہ

رمضان المبارک کے اختتام پر عید الفطر کا پیغام 2009ء 1430ہجری

"مسیحی و مسلم مل کر غربت پر قابو پا سکتے ہیں"

عزیز مسلمان دوستو!

1۔ عید الفطر جو کہ ماہِ رمضان کا نقطۂ عروج ہے اس مبارک موقع پر میں دنیا بھر کے تمام مسلمان بھائیوں کو دل کی گہرائیوں سے اس عید کی مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ یہ عید کا لمحہ امن اور خوشی کا باعث بنے۔ اس پیغام کے ذریعے میری بھرپور خواہش ہے کہ ہم اس بات پر سوچیں کہ مسیحی و مسلم کس طرح باہم مل کر "غربت" پر قابو پا سکتے ہیں۔

2۔ یہ پیغام پاپائی کونسل برائے بین المذاہب کے پلیٹ فارم سے جاری کیا جا رہا ہے جو دھیرے دھیرے ہم سب کی کوششوں سے روایتی طور پر پروان چڑھ رہا ہے اور مسرتوں کے حصول کے لئے ہر سال آگے سے آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ بہت سے ممالک میں عید الفطر کا یہ لمحہ اس وقت خوشی کا باعث بنتا ہے جب مسیحی اور مسلم عقائد کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ پُر جوش طریقے سے عید ملتے ہیں۔ اس طرح وہ ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوتے اور دل کھول کر آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ کیا ایسے تمام عناصر ہمارے درمیان دوستی کا ادراک دینے والے نہیں ہیں، جس کا ہمیں رب تعالیٰ کا مشکور ہونا چاہیے؟

3۔ جب ہم موجودہ سال کے موضوع پر غور خوض کرتے ہیں تو بلاشبہ انسانی بھوک و افلاس جیسی صورتِ حال نظر آتی ہے جو مختلف عقائد کے مابین انسانیت سے محبت، توجہ اور رحم کا تقاضہ کرتی ہے۔ انسانی بنیادوں پر ہماری تھوڑی سی توجہ، خدا ترسی اور مدد اپنے اُن بہن بھائیوں کو غربت کی چکی میں پسنے سے بچا سکتی ہے۔ ہم اپنے غریب بہن بھائیوں کو ان کے پاؤں پر کھڑا ہونے کی تحریک دے سکتے ہیں تاکہ وہ اس معاشرے میں عزت سے جی سکیں اور قادرِ مطلق خدا کی محبت کو واضح کر سکیں کیونکہ یہی وہ ہستی ہے جو ہر شخص کو بلا فرق و تفریق محبت اور مدد کے لئے بلاتی ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ غربت وہ حقیقت ہے جو انسانی تذلیل اور ناقابلِ برداشت اذیتوں کا سبب بنتی ہے اور جو اکثر اوقات غصہ، نفرت اور حتیٰ کہ بدلہ لینے کے جذبات کو اُبھارتی ہے۔ یہاں تک کہ مذہبی سطح پر دوریاں بڑھانے، قتل و غارت اور لوگوں کے مال و متاع کو چھینتے وقت کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی۔ ان تمام حالات کے پیشِ نظر شدت پسندی اور تشدد کے امر کا مقابلہ کرنا ہوگا اور "اہلِ انصاف" کے ذریعے مکمل انسانی ترقی کے بارے سوچنا ہوگا اور انہیں مکمل انسانی ترقی دینے کیلئے غربت کے چنگل سے نکالنا ہوگا۔ پوپ پال ششم اس کو "امن کے لئے نیا نام" کہتے ہیں (پاپائی دستاویز۔ Popolorum Progressio,1975,76)۔ حالیہ پاپائی دستاویز Caritas in veritate میں پوپ بینڈکٹ سولہویں نے موجودہ صورتِ حال کے پیشِ نظر خیرات اور سچائی کے حوالے سے مکمل انسانی تعمیر و ترقی کی کاوشوں کے بارے سوچتے ہوئے "نئی انسانی جدوجہد" (n.21) کی ضرورت پر زور دیا ہے جو انسان کو اس قابل بناتی ہے کہ انسان خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے اور انسان کو دھرتی کا "مرکز اور بلندی" کا سا مقام عطا کرتی ہے n.57)) اور پھر ایک حقیقی ترقی "ہر انسانی ذات میں تنظیم اور تربیت کے ذریعے اُسے مکمل انسان بناتی ہے۔ (Populorum progressio, n.42)۔

4۔ یکم جنوری 2009ء کو امن کے عالمی دن کے موقع پر پاپائے اعظم بینڈکٹ سولہویں نے غربت کو دو پہلوؤں میں بیان کیا ہے یعنی غربت جس پر قابو پایا جانا چاہیے اور غربت جس کو قبول کر لینا چاہیے۔
غربت جس پر قابو پانا چاہیے وہ سب کے سامنے ہے جس میں بھوک وننگ جہالت، محدود طبی سہولیات، پانی کی کمی، خوراک کا فقدان، تعلیمی فقدان، ثقافتی انتشار اور اخلاقی و روحانی غربت وغیرہ شامل ہوتی ہیں جبکہ غربت کا دوسرا پہلو یوں ہے جس میں سادگی، ضرورت کی اشیا کا حصول، ماحول کی حفاظت اور مخلوق کی بہتری ہوتی ہے۔ ایسا لمحہ سال میں صرف ایک بار آتا ہے جس میں ہم کفائت شعاری اور روزہ کی فضیلت حاصل کرتے ہیں۔ یہ وہ غربت ہے جو ہم اپنے لئے چن لیتے ہیں کہ ہماری زندگی کی راہوں میں استواری اور ہمارے دلوں میں وسعت پیدا ہو سکے۔

5۔ ایماندار ہونے کے ناطے ہمیں غربت کے بڑھتے ہوئے عذاب کو جو ہمیں سنگین مسائل کے گڑھے میں دھکیل رہا ہے اس کے خاتمے کے لئے دیرپا حل کی تلاش کرتے رہنا ہوگا اور اس کے خاتمے تک ہم سب کو ایک عہد کرنا ہوگا کہ اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔ غربت کی یہ شکل جو ہمارے معاشرے کی عالمگیریت کے ساتھ جڑی ہوئی ہے اس میں روحانی اور اخلاقی امر موجود ہے کیونکہ سب لوگ ایک انسانی خاندان بنانے کے لئے متحرک ہیں جس میں تمام انفرادی سطح پر اور باہم مل کر اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے بھائی چارے پر مبنی اصولوں میں اپنے آپ کو ڈھال رہے ہیں۔

6۔ غربت جیسے پیچیدہ امر کا بغور مطالعہ ہمیں باقاعدگی سے اس جانب لے چلتا ہے جہاں انسانی وقار کے احترام کا فقدان ہے اور مثلاً "مشترکہ اخلاقی قوائد" کو تسلیم کرنے کے ذریعے ہمیں عالمگیر اتحاد کے لئے بلاتا ہے (پاپائی اکیڈمی برائے معاشرتی سائنسز سے پوپ جان پال دوم کا خطاب، 27 اپریل 2001)۔ جس کا نمونہ محض کوئی رسمی کردار نہیں بلکہ قانونِ قدرت میں پنہاں ہے جو خالق دو عالم کے ذریعے ہر بنی نوع انسان کے ذہن میں تحریر کیا گیا ہے (رومیوں۔ 2:14-15)۔

7۔ یوں نظر آتا ہے گویا دنیا کے بیشتر علاقوں میں باہمی طور پر متحد رہنے اور اپنے حقیقی شراکتی تعلق سے ہم آپس میں رہنے کا تجربہ رکھتے ہیں جو کہ ایک اہم پیش قدمی ہے۔ ہر کسی کو دعا، نیز روزہ اور خیراتی زندگی بہتات سے ایک دوسرے کے اندر منتقل کرنے کے لئے کیا مکالمہ ممکن نہیں؟ ان انسانی طاقتوں پر جو خداوند کی طرف اپنے سفر کو بڑھاتی ہیں۔

پاپائی کونسل برائے بین المذاہب مکالمہ (ویٹیکن سٹی روم) کی جانب سے دنیا بھر کے تمام مسلمان عزیزوں کو
ایک مرتبہ پھر عید الفطر کی خوشیاں مبارک ہوں !

Jeanlouis Card. Tauran

Pier Luigi Celata

جین لوئیس کارڈینل توران
صدر

آرچ بشپ پائر لوجی سلیٹا
سیکریٹری